کردار سازی کی طرف توجہ دیں-مایوس نہ ہوں

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان

ضبط وترتیب: سید عبدالبصیر

جامعہ تراث الاسلام، شاہ فیصل کالونی میں ماہ شعبان ورمضان میں دورۂ تفسیر کا اس سال آغاز کیا گیا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب ۶ شعبان ۱۴۳۰ھ کو افتتاحی خطاب فرمایا جو نذر قارئین ہے

جامعہ تراث الاسلام کی کارکردگی سن کر بے حد خوشی ہوئی، اللہ ان کو دن دگنی، رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں، اسی طرح دورہ تفسیر القرآن کا جو سلسلہ شروع کیا جارہا ہے، وہ بھی انتہائی مبارک اقدام ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی حسن قبول سے سرفراز فرمائے۔

باقی آپ حضرات کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین بنا کر بھیجا ہے، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گرامی کا اثر یہ ہے کہ آپ کی تشریف آوری سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے یہ سلسلہ شروع ہوا، ہر وہ قرن جو پہلے قرن کے بعد آتا تھا وہ افضل ہوتا تھا، اس قرن سے جو گزر گیا، دوسرا پہلے سے افضل تھا، چوتھا تیسرے سے افضل، اسی طرح سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد تک ہر قرن پہلے قرن سے افضل ہوتا تھا اور آپ کی تشریف آوری کے بعد اور آپ کے پیدا ہونے کے بعد ہر قرن جو دوسرے کے بعد آرہا ہے وہ کم درجے کا ہے، آپ کی تشریف کے بعد پہلے قرن کے مقابلے میں دوسرا کم درجے کا ہے، دوسرے کے مقابلے میں تیسرا کم درجے کا ہے؟.......... وجہ کیا ہے! وجہ یہ ہے کہ، آپ کے نور نبوت کے حامل ہونے کی وجہ سے وہ قرن جو پہلے کہ بعد دوسرا آیا وہ اس سے افضل ہوا، دوسرے کے بعد جب تیسرا آیا وہ آپ کے نور نبوت کا حامل ہے اور آپ کی طرف منتقل ہورہا ہے اور جب آپ آگئے تو آنے کے بعد اب دوسرا قرن آپ کے بعد وہ پہلے کہ مقابلے میں دوسرے سے کم درجے کا ہوگا، تیسرے کے بعد دوسرا کم درجے کا ہوگا اور اسی طریقے سے یہ سلسلہ کم ہوتا چلا جائے گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مبعوث فرمایا، آپ تشریف لائے، آپ نے تشریف لاکر اللہ کے پیغام کو خلق خدا کے سامنے پیش کیا اور پیش کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے عمل کا نمونہ ایسا پیش کیا کہ نہ ان کے اخلاق کی نظیر کہیں

موجود ہے، نہ ان اعمال کی نظیر کوئی موجود ہے، نہ اس معاشرت کی کوئی نظیر موجود ہے، نہ ان معاملات کی کوئی نظیر موجود ہے، جن کو آپ نے پیش کیا جن کی آپ نے تعلیم دی جن کے مطابق آپ نے انسانوں کی تربیت فرمائی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو دیکھا، حالات قطعی طور پر ناسازگار ہیں، حالات کی ناسازگاری کا عالم یہ ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جن کے اخلاق کی کوئی مثال موجود نہیں ہے، ان کے اعمال کی کوئی مثال موجود نہیں ہے، جن کی شرافت کی کوئی مثال نہیں ہے کوئی مثال نہ دنیا کے اندر پہلے تھی نہ اب ہے، لیکن یہ کہ آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی، آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں اور ایذائیں دی گئیں، ان تمام باتوں کے باوجود سختیوں کے باوجود آپ نے صبر اور استقامت کا مظاہرہ کیا، آپ نے بھرپور طریقے سے صبر کا مظاہرہ کیا، سوائے اللہ کے کسی کی طرف دست احتیاج نہیں بڑھایا، اس کا نتیجہ کیا ہوا، نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی کامیابی عطا فرمائی کہ اس کی کوئی مثال موجود نہیں ہے، وہ لوگ جو آپ کے زیر تربیت آئے، اخلاق میں، معاملات میں، ان کی بھی کوئی مثال موجود نہیں ہے، جو لوگ آپ کے زیر تربیت آئے، اللہ نے ان کی اخلاص کی مثالیں جگہ جگہ بیان کی ہیں، ہم نے عرض کیا کہ سرور کائنات اکیلے دنیا میں تشریف لائے، ماحول ابتر ہے، ماحول بگڑا ہوا ہے، ماحول کے اندر ظلمت اور تاریکی کا راج ہے، اور آپ اکیلے ہیں، آپ نے تعلیم اور تربیت کا سلسلہ شروع کیا، ان سب تکلیفوں اور مشقتوں کے باوجود ان کو نظر انداز نہیں کیا، تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے آپ کو ایسی کامیابی عطا فرمائی کہ اس کی کوئی مثال نہیں ہے، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حبیب بھی ہیں اور اللہ کے خلیل بھی ہیں، اور آپ اللہ کے ایسے برگزیدہ بندے ہیں کہ کائنات میں آپ کی کوئی مثال موجود نہیں ہے، آپ روزانہ اذان کے اندر (**اشهد ان محمد رسول الله**) کا کلمہ سنتے ہیں اور (قرآن کے اندر **ورفعنا لک ذکرک**) سے آپ کی شان کو بیان کیا گیا ہے اور اسی طرح آپ ہر نماز کے اندر (**اشهد ان محمداً عبده ورسوله**) کہتے ہیں، ہر نمازی ہر نماز میں یہ پڑھتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ صفات اور یہ کمالات آپ کو عطا کی ہیں، ہمارے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ لوگ جو حامل ہیں، علوم نبوت کے، اور وہ لوگ جو وارث ہیں انبیاء علیہم السلام کے، اللہ نے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث عطا کی ہے حد سے زیادہ ضروری ہے کہ جو اخلاق آپؐ کے تھے، اس کو اپنایا جائے، جو اعمال آپ کے ہیں، ان اعمال کو اختیار کیا جائے، جو معاشرت آپ کی تھی، اس کو اختیار کیا جائے، اور رہن سہن کا انداز وہی اختیار کیا جائے جو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا تھا اور صحابہ کرامؓ کو اس کی ہدایت کی تھی۔ اور صحابہ کرام کی اسی نہج پر تربیت فرمائی تھی، وہ لوگ ان پڑھ بھی تھے اور وہ لوگ اخلاقی زوال کا شکار بھی تھے، اور وہ لوگ آپس میں لڑائی جھگڑا فساد میں بے مثال تھے، آپ کی محنت سے انہوں نے استفادہ کیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا، کہ اللہ تعالیٰ خبر دیتے ہیں کہ ہم ان سے راضی ہیں، اور وہ ہم سے راضی ہیں، اللہ تعالیٰ خبر دیتے ہیں کہ ان میں اخلاص اور للّٰہیت موجود ہے، اللہ تعالیٰ اعلان کرتے ہیں

کہ انہی کے ایمان کے مطابق ایمان لاؤ گے تو ایمان قبول ہوگا، اور اگر ان کے طرز اور طریقے کے مطابق نہیں کرو گے تو قابل قبول نہیں ہوگا، تو اس لئے میرے دوستو! بزرگو! ہماری یہ شدید ضرورت ہے کہ ہم چھوٹی چھوٹی خواہشات کی بناء پر شریعت کے احکام پس پشت ڈال دیتے ہیں، ہمیں ان خواہشات کو ترک کرنا چاہئے اور اللہ کے احکام کو مقدم کرنا چاہئے، اور جو آدمی خواہشات کی پیروی کرتا ہے، عزت والا ہوتا ہے۔ آج دنیا فساد کی وجہ سے تباہ ہو رہی ہے، فساد کی وجہ سے پوری دنیا کے اندر وہ ابتری پیدا ہوگئی ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں ہے، دوسری قوموں کا تو کہنا کیا ہے ہم مسلمان ہیں، مسلمان ہونے کے باوجود ہم بھی اسلام اور اسلام کے دشمنوں کی طرف دیکھتے ہیں، ان سے مدد کے طلب گار اور خواہشمند ہیں، ہمارے پاس قرآن موجود ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، سنت موجود ہے اور ہمارے پاس صحابہ کرام کے واقعات موجود ہیں، ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کتنی عزت دی تھی، اس کے باوجود ہم اس کو اپنانے کے لئے اور اختیار کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے، ہر آدمی اگر اپنی زندگی کو تبدیل کرنے کا ارادہ کرے، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ چراغ سے چراغ جلتا ہے، ایک آدمی اگر اپنے آپ کو صحیح کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کا نتیجہ یقیناً یہ ہوگا، کہ دوسرے لوگوں کو اس سے حوصلہ ہوگا، ہمت ہوگی۔ اس لئے یہ کہنا کہ ماحول پورا خراب ہے، ماحول بگڑا ہوا ہے، آدمی کیسے اپنے آپ کو درست کر سکتا ہے، تو بھائی ہم نے پہلے بھی آپ کو ایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو اکیلے تھے، اور ماحول بالکل بگڑا ہوا تھا اور حد سے زیادہ خراب تھا، جب وہ ماحول درست ہوگیا، اس وقت کا بگڑا ہوا ماحول درست ہوگیا، تو آج کا بگڑا ہوا ماحول کیوں درست نہیں ہوسکتا، وہ تعلیم جو وہاں کارگر ہوئی وہ تعلیم آج یہاں بے اثر تھوڑی ہوئی ہے، وہ تعلیم آج بھی کارگر اور مفید ہے، لہٰذا ہر آدمی کو اپنی زندگی کے اندر انقلاب برپا کرنے کیلئے خواہشات نفس کو پس پشت ڈالنے کے لئے عزم کرنا چاہئے، ارادہ کرنا چاہئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے، اللہ کے نیک بندوں سے تعلق قائم کرنا چاہئے، آپ یقین کریں کہ ایک آدمی مسجد میں آتا ہے، اور دوسرا آدمی مسجد میں نہیں آتا، ان دونوں میں ضرور فرق ہوگا، ایک آدمی ہے، اس کا اللہ والوں سے تعلق ہے اور دوسرے آدمی کا اللہ والوں سے تعلق نہیں ہے، ان دونوں میں ضرور فرق ہوگا، ایک آدمی تلاوت کا اہتمام کرتا ہے، دوسرا تلاوت کا اہتمام نہیں کرتا، دونوں میں فرق ہوگا، یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں، ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کا اہتمام کرنا ہمارے لئے ضروری ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ اس فساد سے ہمیں محفوظ رکھے، ایک بات اہم اور آپ سے عرض کرتے ہیں کہ عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ دین پر عمل کرنا ہمارے لئے مشکل ہے، اسلئے کہ ہمارے بچے بھی ہیں اور کاروبار بھی ہے، نوکریاں اور ملازمتیں بھی ہیں، یہ ساری کی ساری چیزیں صحابہ کرام کے پاس بھی تھی، آپ یہ تو ذرا سوچیں کہ کیا صحابہ کے پاس یہ چیزیں نہیں تھیں، وہ فارغ البال نہیں تھے، ان کی بیویاں تھیں، بچے تھے، دکانیں تھیں، سب کچھ تھا، ان سب چیزوں کے باوجود انہوں نے شریعت پر عمل کیا، اس لئے کہ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم سے ان کا رابطہ تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو نائب ہیں اور وارث ہیں، اگر ہم ان سے رابطہ رکھیں گے تو آپ انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔ بہت بڑے پیمانے پر یہ بات کی جارہی ہے اور زور لگایا جارہا ہے کہ عوام کا رابطہ علماء سے کسی طرح کاٹ دیا جائے کہ ان کا آپس میں کوئی تعلق نہ ہو، جتنا ان علماء سے رابطہ ختم ہوگا سوائے بداخلاقی اور فساد کے کچھ نہیں ہوگا، علماء سے رابطہ ہونا چاہئے اور مسجد مدرسے سے رابطہ ہونا چاہئے، ان انبیاء کے وارثوں سے رابطہ اور تعلق ہونا چاہئے، جتنا تعلق ہوگا، انشاء اللہ اتنا فائدہ ہوگا، ضرور فائدہ ہوگا، دشمن جتنی بھی کوشش کرلے، باطل جتنے بھی طریقے اختیار کرلے، اسلام اور دین کو مٹانے کا آپ یقین کریں کہ دشمن ناکام ہوگا، اسلام اور دین کامیاب ہوگا، اس میں کوئی شک نہیں کہ باطل جھاگ کی طرح ختم ہوجائے گا، اور حق اپنی جگہ پر قائم اور دائم رہے گا۔ کسی مایوسی اور ناامیدی کو اپنے دل میں جگہ نہ دیں، یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے، اللہ تعالیٰ خود اس کی حفاظت کرے گا، اور قیامت تک اس کی حفاظت کرے گا، اگر دین باقی نہیں رہے گا تو یہ دنیا بھی باقی نہیں رہے گی، بہرحال! آپ علماء اور مساجد سے رابطہ اور تعلق مضبوط رکھیں، مایوسی کی طرف نہ جائیں، اللہ کے دین پر پختہ یقین رکھیں، انشاء اللہ حق غالب رہے گا۔ ﴿الحق یعلو ولا یعلیٰ﴾ حق غالب رہتا ہے اور وہ مغلوب نہیں ہوتا۔ اللہ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

وما علینا الا البلاغ

ھدیہ خواتین

★ حصہ اول میں عورتوں کے مخصوص مسائل تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں ★ حصہ دوم میں بچے کی پیدائش سے متعلق شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں ★ **مدارس للبنات** کی اہم ضرورت

منھل الواردین

★ خواتین کے مخصوص مسائل پر علامہ شامی کی کتاب پہلی مرتبہ کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ۔ ہر صفحہ پر متن وشرح کو الگ الگ کیا گیا ہے۔ ★ بنات کے مدارس کی اہم ضرورت......

★ اگر منھل سے پہلے ھدیہ خواتین پڑھادی جائے تو منھل آسان ہوجاتی ہے......

★ جو مدارس للبنات ان دونوں کتابوں کو اپنے نصاب میں شامل کرنے پر غور کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ادارہ ہر کتاب کا ایک ایک نسخہ **مفت** ارسال کرے گا۔ اپنے مدرسے کے لیٹر ہیڈ پر مندرجہ ذیل پتے پر خط لکھیں......

مکتبہ بیت العلم

فدا منزل، نزد مقدس مسجد، اردو بازار کراچی یا ملک کے کسی بھی معیاری کتب خانے سے طلب کریں۔
Ph: + 92-21-4976073, 2726509, Cell. 0300-8948974